مقالہ (...)
فضیلۃ الشیخ ابو محمد فضل الحق عبدالکریم حفظہ اللہ

قسط ۲ (آخری)

نماز میں "آمین بالجہر" کا ثبوت

یہودی مسلمانوں سے آمین بالجہر کی وجہ سے حسد کرتے ہیں

"عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّاْمِیْنِ"

(ابن ماجہ باب الجہر بآمین ص۱۳۰ ۔ رفع العجاجۃ ص۳۰۰، ابن کثیر جلد اول ص۵۸، نیل الاوطار جلد ۲ ص۲۴۶ جمع الفوائد ص۷۲، الترغیب والترہیب جلد اول ص۳۵) امام منذریؒ کہتے ہیں کہ ابن ماجہؒ نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور ابن خزیمہؒ نے اپنی صحیح میں اور امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور بیہقیؒ نے بھی اپنی سنن میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی تم سے کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا کہ وہ تم سے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں"

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلٰی آمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِیْنَ"

(ابن ماجہ، باب الجہر بآمین ص۱۳۱، رفع العجاجۃ جلد اول ص۳۰۰ ابن کثیر جلد اول ص۵۸۔ کنز العمال جلد ۳ ص۱۱۶ نیل الاوطار جلد دوم ص۲۳۶ ۔ الترغیب والترہیب جلد اول ص۲۲۷ جمع الفوائد جلد ۱ ص۷۶) ۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی تم سے کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا تمہارے

آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں، اس لیے تم اور زیادہ (زور) سے آمین کہا کرو"

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رِجَالٌ یَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلٰی اَقْوَالِ اَحْبَارِهِمْ وَرُهْبَانِهِمْ وَیَعْمَلُوْنَ بِهَا وَیَحْسُدُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَی التَّاْمِیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ كَمَا حَسَدَتْكُمُ الْیَهُوْدُ"

(ابن سکن - وابن قطان)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو لوگوں کو اپنے علماء اور زاہدوں کے اقوال کی طرف بلائیں گے اور اسی پر عمل کریں گے اور مسلمانوں سے اس بات پر حسد کریں گے کہ وہ امام کے پیچھے آمین بولیں گے۔ جس طرح یہود تم سے حسد کرتے ہیں"

۵ وکم من عائب قولا صحیحا — وآفته من الفهم السقیم

"اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو صحیح بات کو عیب لگاتے ہیں۔ یہ بیچارے اپنی بیمار ذہنیت کی وجہ سے اس آفت میں پڑ گئے"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ"

"اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بغیر علم، بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے رہتے ہیں"

۵ اهل الحدیث هم اهل النبی — ان لم یصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

"اہلِ حدیث ہی اہلِ نبی ہیں۔ اگرچہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نہیں پائی، آپ کے سانس تو پائے ہیں" (اس سے مراد احادیث مبارکہ ہیں۔ ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ)

۵ دین النبی محمد مختار — نعم المطیة للفتی الاثار

لا ترغبن عن الحدیث اهله — فالرأی لیل والحدیث نهار

"نبی محمد مختار کا دین ہی اصل دین ہے۔ جوانمرد کے لیے بہترین سواری احادیث

پاک ہیں۔ حدیث اور اہلِ حدیث سے ہرگز بیزار نہ ہونا، کیونکہ رائے قیاس اندھیری رات ہے، اور حدیث روشن دن ہے۔" (فتح الباری ص ۳۶)

اس اُمّت میں یہودی کون ہیں؟

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رِجَالٌ یَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلٰی اَقْوَالِ اَحْبَارِهِمْ وَرُهْبَانِهِمْ وَیَعْمَلُوْنَ بِهَا وَیَحْسُدُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَی التَّاْمِیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ کَمَا حَسَدَتْکُمُ الْیَهُوْدُ عَلٰی ذٰلِكَ - اَلَا اِنَّهُمْ یَهُوْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - اَلَا اِنَّهُمْ یَهُوْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَلَا اِنَّهُمْ یَهُوْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔" (جمع الجوامع للسیوطی)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو لوگوں کو اپنے علماء اور عابدوں کے اقوال کی طرف بلائیں گے اور مسلمانوں سے حسد کریں گے، اُن کے امام کے پیچھے آمین بولنے پر، جس طرح یہودی تم سے آمین بولنے پر حسد کرتے ہیں۔ یاد رکھو یہی لوگ اس اُمت کے یہودی ہیں۔ یہی لوگ اس امت کے یہودی ہیں، یاد رکھو یہی لوگ اس امت کے یہودی ہیں۔"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "اگر تم ان یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہو تو علماءِ سوء کو دیکھ لو جو دنیا کے طالب ہیں، جن کی عادت اگلے لوگوں کی تقلید ہے، گویا کہ یہی یہودی ہیں۔" (الفوز الکبیر ص ۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی ایک حاسد قوم ہے، وہ لوگ تمہاری بہت ہی افضل تین چیزوں میں تم سے حسد کرتے ہیں۔ (۱) آپس میں سلام کا تبادلہ (۲) نماز میں صفیں قائم کرنا (۳) اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔ (منتقٰی۔ فتح الباری۔ ابنِ حبان۔ جامع صغیر، درمنثور، معجم طبرانی اوسط)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہودی حاسد قوم ہے، وہ لوگ بہت افضل تین باتوں میں تم سے حسد کرتے ہیں۔ السلام علیکم کو۔ پھیلانا، صفیں قائم کرنا اور آمین کہنا۔ (عدی۔ الکامل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی حاسد قوم ہے، اور وہ تم سے حسد کرتے ہیں تین بہت افضل باتوں میں (۱) السلام علیکم کا تبادلہ اور صفیں قائم کرنا اور فرض نماز میں امام کے پیچھے آمین پکارنا (طبرانی فی الاوسط)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی تم سے سلام اور آمین پر بہت حسد کرتے ہیں (کنز العمال ع۲ صفحہ ۴۰)

آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میری سنّت سے بے رغبتی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

"اگر سُنت کو برحق نہ جانا تو کافر ہوا۔ اس لیے کہ یہ سُنت کی توہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء دین کے نزدیک سُنت کی مشروعیت پر اُمت کا اتفاق ہے۔ پس جب دین میں ثابت شدہ اور معتبر سُنت کا انکار کر دے تو یہی سُنت کا استخفاف اور توہین ہے، اور یہ کفر ہے۔" (ردالمختار، شرح درمختار جلد اول صفحہ ۴۱۱)

اللہ تعالیٰ ہم کو سُنت کی توہین کرنے سے بچائے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین!

امام اور مقتدی سب کے سب بلند آواز سے آمین کہیں

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ ۔"

(بخاری باب جہر الامام بالتأمین۔ نسائی باب جہر الامام بآمین)

اس حدیث سے مصنّف رحمہ اللہ نے بلند آواز سے آمین بولنے کی دلیل لی ہے۔ کیونکہ جب امام آہستہ آمین کہے تو قوم کو معلوم نہیں ہو سکے گا۔ تو امام کی آمین پر بلند آواز سے آمین کہنے کا حکم ہی بے کار اور بے معنیٰ ہو جائے گا، اور یہ استنباط نہایت ہی دقّت نظر کا حامل ہے۔ اور جو احادیث نہایت صاف وصریح بلند آواز سے آمین کہنے کی گزر چکی ہیں، ان سب پر حاوی اور بھاری ہے۔ اس حدیث سے یہی ظاہر ہے (حاشیہ سندی بر نسائی)

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِين"

(بخاری) صـ۱۰۸، مسلم صـ۱۷۶، ابوداؤد صـ۱۳۶، ترمذی صـ۳۴، نسائی صـ۹۴، مؤطا مالک صـ۳۰، تیسیر الاصول صـ۲۱۷، عون المعبود صـ۳۵۳، تلخیص الحبیر صـ۹۰، منتقی الاخبار صـ۵۹، مسند شافعی صـ۲۳، مشکوٰۃ صـ۷۹، مجمع البحار صـ۵۱۹، عینی شرح بخاری صـ۱۰۶، کتاب الام جلد اول صـ۹۴، اعلام الموقعین جلد دوم صـ۴، بیہقی جلد دوم صـ۵۵، تنویر الحوالک صـ۱۰۸، فتح الباری جلد ۲ صـ۲۱۷، نیل الاوطار جلد ۲ صـ۲۴۴، محلی ابن حزم جلد ۳ صـ۲۶۳، احکام الاحکام جلد ۱ صـ۲۰۷، ابن کثیر جلد اول صـ۲۵، ترغیب و ترہیب صـ۲۳۵، سبل السلام صـ۲۳۴، تحفۃ الاحوذی جلد اول صـ۲۱۲۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیوں کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور ابنِ شہاب (امام زہری تابعی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔"

یہ حدیث صاف وشفاف دلیل ہے کہ امام بلند آواز سے آمین کہے اور سارے مقتدی بھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں پس ایک دوسرے کی آمین اگر موافق ہو جائے تو بندے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (روایت کیا اس کو نسائیؒ نے اور مسند عبدالرزاقؒ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ زمین والوں کی صفوف آسمان والے فرشتوں (کی طرز) پر ہیں۔ پس جب زمین (والوں) کی آمین آسمان (والوں) کی آمین کے موافق ہو جائے تو بندے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

"جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا الضالّین" کہے تو تم آمین کہو۔ فرشتے بھی آمین

کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (نسائی، حاشیہ صـ۶۴)

روایاتِ صحیحہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے کہ آمین امام کی آمین کے ساتھ کہو۔ "اِذَا اٰمَّنَ الْاِمَامُ فَاٰمِّنُوْا" سے یہی مراد ہے کہ آمین امام کے ساتھ بلند آواز سے بولو۔

باب امام کا جہر سے آمین کہنا

"اِذَا اٰمَّنَ الْاِمَامُ فَاٰمِّنُوْا" جب کہ "امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔"

(بخاری اور مؤطا امام مالک)

امام آمین کہے یعنی جہری نماز میں جہر سے آمین بولے، جیسا کہ مصنف (امام بخاری رح) کے ترجمۃ الباب سے ظاہر ہوتا ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اہلِ کوفہ اس کے خلاف ہیں (فتح الباری جلد ۱ صـ۴۲۶) آمین کہنے اور فرشتوں کی آمین سے موافقت پر گزشتہ گناہوں کے بخشے جانے کا جو حدیث میں ذکر ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں، مگر علماء بتاتے ہیں کہ چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بڑے گناہوں کے لیے توبہ ضروری ہے)

باب مقتدی کا آمین کہنا

حدیث: "جب امام "غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلّین" کہے تو تم آمین کہو۔" (نسائی) حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ فتح الباری جلد ۲ صـ۲۶۷ پر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی ترجمۂ باب سے مناسبت یہ ہے کہ اس میں آمین کہنے کا حکم ہے۔ اور جب "قول" یعنی "کہنا" کا لفظ سے خطاب ہو اور مطلق اور بلا قید ہو، تو وہ جہر اور بلند آواز پر محمول کیا جائے گا۔ اور جب بھی سرّی اور آہستہ کہنا مراد ہو تو آہستہ بولنے کی قید اور تاکید کر دی جاتی ہے۔

"عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ اٰمِیْنَ وَلَمْ یُعْطَهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ اَعْطَاهَا هَارُوْنَ فَاِنَّ مُوْسٰی کَانَ یَدْعُوْ وَیُؤَمِّنُ هَارُوْنُ۔"

(ابنِ مردویہ، کنز العمال جلد ۲ صـ۳۵۳، فتح البیان جلد اول صـ۳۵، اور حکیم ترمذی نے بھی نوادر الاصول میں بیان کیا ہے)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مجھے "آمین" دی گئی ہے، اور تم سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہارون علیہ السلام کو یہ آمین دی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے جاتے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے (درِ منثور) موسیٰؑ دعا کرتے اور ہارونؑ آمین کہتے تھے، اس طرح دونوں شریک بن جاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا" (تم دونوں کی دعاء قبول ہوئی)

علامہ ابنِ جریر نے ابنِ زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعاء قبول کر لی گئی۔ آمین بھی دعاء بن گئی۔ اور دونوں دعاء میں شریک ہو گئے۔ (تفسیر ابنِ کثیر جلد اول ص ۵۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے آمین دی گئی ہے، نماز کے اندر اور دعاء کے وقت اور مجھ سے پہلے یہ کسی کو نہیں دی گئی، مگر یہ کہ موسیٰ علیہ السلام دعاء کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے۔ تم بھی دعاء پر آمین کی مہر لگا دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعاء قبول فرمائے گا۔

صحابہ کرامؓ سے آمین بالجہر کا ثبوت

"عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْن" (بیہقی)

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آمین کہنے میں مجھ سے سبقت مت کرو۔"

شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آمین پکار دیتے تھے۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے آمین میں سبقت نہ کیا کرو، بلکہ حدیث کے مطابق "جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو" ہونا چاہیے۔ (بیہقی جلد دوم ص ۵۶)

عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ آمین کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے، چاہے امام ہوتے یا مقتدی۔ (بیہقی جلد ۲ ص ۹۵)

بعض [illegible] بھی حمیت اور جوش میں آ کر، اور بعض رافضی بھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ آمین

پکارنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور مکروہ ہے ـــــ آمین پکارنا سورہ فاتحہ کے آخر ہیں، چاہے وہ امام ہو، یا مقتدی یا منفرد (فقہ احوط)

علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں حجت و دلیل ہے، امامیہ فرقہ پر! جو کہتے ہیں کہ آمین پکارنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ حدیث میں "قَرَأَ یعنی پڑھا" اور "ذَکَرَ" "ذکر کیا" کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ بڑی صراحت کے ساتھ آمین بلند آواز سے پکارنے کا بیان ہے۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آمین کو نہیں چھوڑتے اور اس کی ترغیب لوگوں کو دیتے تھے۔ اور آمین بلند آواز سے کہنے کی ہیں نے ان سے حدیث بھی سُنی ہے۔

(بخاری جلد ۳ صـ۱۰۱، کنز العمال جلد ۴ صـ۱۸۸)

اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے آمین بالجہر کا ثبوت

اجماع کی دلیل یہ ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رض کی حاضری میں بلند آواز سے آمین کہی، لیکن کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا، بلکہ ان کی موافقت کی۔ اور ان کے ساتھ آمین بلند آواز سے پکاری یہاں تک کہ مسجد میں ایک بھاری گونج پیدا ہوگئی۔ پس صحابہ کرامؓ کا اجماع آمین بالجہر پر ہے۔ اور صحیح سند سے کسی ایک صحابی رضؓ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے آمین خفیہ اور آہستہ کہی ہو۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۱ صـ۲۰۹)

تابعین رحمہم اللہ سے آمین بالجہر کا ثبوت

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں، یعنی مسجد الحرام میں، دو سو اصحاب کرامؓ کو پایا ہے، جب امام ولا الضالین کہتا تو میں اُن کی آمین کی بھاری گونج سنتا تھا۔ (بیہقی، عون المعبود، فتح الباری جلد ۱ صـ۳۵۳، تحفۃ الاحوذی صـ۲۰۹)۔

آمین بالجہر کا ثبوت اماموں اور علماءِ کرام سے

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ آمین بالجہر کے قائل ہیں۔

علامہ حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شافعی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا امام بلند آواز سے آمین کہے؟ انھوں نے کہا، ہاں! اور جو اُس کے پیچھے ہیں وہ سب بھی بلند آواز

سے آمین کہیں۔ یہاں تک کہ انھوں نے کہا" اہلِ علم ہمیشہ اسی آمین بالجہر کے اوپر کاربند رہے ہیں" (تحفۃ الاحوذی جلد اول ص۳۰۹)

اس موضوع پر احادیث، اقوالِ صحابہؓ وتابعینؒ اور فتاویٰ علماء وفقہاء بہت زیادہ موجود ہیں۔

اَسالُ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اَن یُوفّقنِی والمسلمین جمیعًا بالعمل الصّالح بالموافق بالکتاب والسّنّۃ ــــ آمین!

شعر وادب

مولانا عبدالرحمان عاجزؔ حفظہ اللہ

اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ!

ہے نام محمدؐ سے عیاں شانِ محمدؐ
جو شانِ محمدؐ ہے وہ شایانِ محمدؐ

شاہانِ زمانہ، کہاں شاہانِ زمانہ
شاہانِ زمانہ ہیں غلامانِ محمدؐ

ہوتا ہے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" سے یہ ثابت
خود ربِّ محمدؐ ہے ثنا خوانِ محمدؐ

ہے حبِّ محمدؐ ہی رہِ حبِّ الٰہی
محبوبِ الٰہی ہیں حبیبانِ محمدؐ

رہتے نہیں دنیا میں وہ پابندِ علائق
ہو جاتے ہیں جو حلقہ بگوشانِ محمدؐ

ہر صبح معنبر ہے تو ہر شام معطّر
اللہ رے یہ نکہتِ دامانِ محمدؐ

سرتابیٔ فرمانِ محمدؐ، ارے توبہ!
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

دولت ہو کہ اولاد ہو دل ہو کہ جگر ہو
عاجزؔ کی اک ہر چیز ہے قربانِ محمدؐ